

سیسی خالی کار تو سوں جیسے پیغامات کے ساتھ جولائی کے انقلاب کی یاد تازہ کر رہا ہے

تحریر: استاد سعید فضل

(ترجمہ)

مصر کے صدر سیسی نے 23 جولائی 1952ء کے انقلاب کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر سرکاری ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے اپنے خطاب میں کئی پیغامات دیے، جن کا زیادہ تر محور اندرون ملک 2014ء سے حاصل ہونے والی اپنی ان مبینہ کامیابیوں کو ظاہر کرنے کی کوشش کرنا تھا، جہاں انہوں نے کہا کہ "مصر نے 2014ء سے ایک غیر متزلزل عزم کے ساتھ پیش قدمی شروع کی ہے تاکہ وہ جامع ترقی اور اس تعمیر و ترقی کے سفر کو طے کر سکے جو اس کے مقام اور اس کے عوام کے شایان شان ہے،" انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ "مصر نے تعمیر و ترقی کے کام کو روکے بغیر دہشت گردی کا سامنا کیا اور اسے شکست دی"۔ اور اس سے ان کا مقصد اسلام پسندوں کو اقتدار سے بے دخل کرنا، ان کے خلاف جنگ لڑنا اور انہیں عبرت کا نشانہ بنانا ہے، جس کے متبادل کے طور پر عقیدے کی آزادی کے شعار کے تحت ریاستی سیکولرزم کو پختہ کرنا اور فساد و بگاڑ کی سرپرستی کرنا ہے، چنانچہ انہوں نے کہا کہ "اور اس کے ساتھ ساتھ، ہم نے عقیدے کی آزادی کو پختہ کیا ہے"۔ اور لوگوں کے امور کی دیکھ بھال کرنے اور ملک کو غربت و محرومی کی حالت سے نکالنے میں اپنی ناکامی کا جواز پیش کرنے کے لیے انہوں نے ان چیزوں کو شمار کر دیا جنہیں وہ اپنی کامیابیاں سمجھتے ہیں، جیسے ان کا یہ کہنا: "ہم نے ایک جدید بنیادی ڈھانچہ تعمیر کیا ہے، کچی بستیوں کا خاتمہ کیا ہے، نئے شہر بسائے ہیں، صحراؤں کو آباد کیا ہے، اور روایتی و قابل تجدید توانائی کے پاور پلانٹس قائم کیے ہیں، نیز پٹرولیم اور گیس کی تلاش کی کوششوں کو تیز کیا ہے تاکہ توانائی کے ایک علاقائی مرکز کے طور پر ہماری حیثیت مضبوط ہو"۔

وہ اس کے ذریعے چاہتے ہیں کہ لوگ اپنی آنکھوں کو جھٹلا دیں اور اپنے حواس پر شک کریں، کیونکہ مصر میں غربت، بیماری، بھوک اور زندگی کی بنیادی ترین سہولیات سے محرومی و زمرہ کی زندگی کے نمایاں خدوخال بن چکے ہیں، جہاں لاکھوں لوگ بھوکے اور بیمار سوتے ہیں، لاکھوں لوگوں کے پاس سر چھپانے کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، اور لاکھوں لوگ مٹی کے گھروں، قبرستانوں اور بوسیدہ عمارتوں میں رہنے پر مجبور ہیں، وہ بھی ایسی بدترین مہنگائی کے سائے تلے جس نے روزمرہ کی خوراک کو بہت سے خاندانوں کے لیے ایک خواب بنا دیا ہے۔ چنانچہ اہل مصر کی زندگی رفتہ رفتہ دم توڑتی موت کا ایک برزخ بن چکی ہے، اور پھر سیسی ہمارے سامنے اپنی کامیابیوں اور مصر کے حالات پر اس طرح گفتگو کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں گویا یہ کوئی ایسا ملک ہو جسے ہم جانتے ہی نہ ہوں!

جہاں تک خارجہ محاذ کا تعلق ہے، تو انہوں نے خود کو ایک ایسے ہیرے کے طور پر پیش کیا جس نے ملک کو خطے کی جنگوں سے دور رکھا، جو یہودی وجود کی غزہ پر جنگ اور ایران پر امریکہ و یہودی وجود کی جنگ کی طرف اشارہ تھا؛ اور وہ بھول گئے کہ غیر جانبداری کا یہ موقف، بلکہ وہ سازش جو انہوں نے غزہ پر جنگ میں یہودی وجود کے ساتھ رچی، وہ سراسر ذلت اور رسوائی کا موقف ہے، جس کا تذکرہ کرنے سے بھی انہیں شرم آنی چاہیے تھی تاکہ مصر کے لوگوں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو ان کے اس جرم کی سنگینی یاد نہ آ جائے جب انہوں نے مصر کی فوج کو غزہ میں اپنے کمزور بھائیوں کی مدد کرنے سے روک رکھا، بلکہ مجاہدین پر اپنی گرفت مضبوط کرنے میں یہودی وجود کی مدد بھی کی۔

چنانچہ ایک ایسے وقت میں جب وہ یہودی رہنماؤں کو دجلہ و فرات کے درمیان کی سلطنت کے اپنے توراتی خوابوں کا اعلان کرتے ہوئے سنتے ہیں، وہ ان کے خوابوں کو چکنا چور کرنے یا ان کے ذہنوں سے شیطان کے وسوسوں کو نکالنے کے لیے کچھ نہیں کرتے، یہاں تک کہ جزیرہ نما سیناب بھی غیر مسلح ہے تاکہ مصر کی طرف سے یہودی وجود کی سرحدیں محفوظ رہیں اور سینا ایک ایسا کمزور پہلو بنا رہے جہاں سے مصر پر کسی بھی لمحے وار کیا جاسکے، اور بجائے اس کے کہ سیسی امت میں جذبہ جہاد (جس کا آغاز غزہ کے مجاہدین نے کیا تھا) اور یہودی وجود کے جرائم پر عوامی و عالمی غم و غصے کی لہر کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مصر کی عظیم فوج کے ساتھ دھاوا بول دیتے تاکہ غزہ اور تمام فلسطین میں ہمارے لوگوں کی تکالیف کا خاتمہ کر کے انہیں یہودیوں سے آزاد کراتے، وہ یہودیوں کے ساتھ ذلت آمیز امن معاہدے کو برقرار رکھنے کے راگ الاپنے لگے۔

ایران پر امریکہ اور یہودی وجود کی جنگ کے حوالے سے وہ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح امریکہ نے ایران پر دباؤ بڑھایا ہے، باوجود ان تمام بڑی خدمات کے جو اس کے نظام نے کئی دہائیوں تک امریکہ کو فراہم کیں؛ کیونکہ امریکہ چاہتا ہے کہ وہ ایک مطیع خادم بن جائے اور ملک کو اس کے تیل اور گیس کے وسائل سمیت امریکی کمپنیوں کے لوٹنے کے لیے کھلا چھوڑ دے، بالکل اسی طرح جیسے اس نے وینزویلا کے ساتھ کیا تھا۔ اس سب کے باوجود، وہ یہ دیکھ رہے ہیں اور امریکہ سے وابستہ رہنے والوں کا انجام بھی دیکھ رہے ہیں جو کسی عہد یا احسان کا پاس نہیں رکھتا، لیکن وہ امریکہ اور یہودی وجود کے ساتھ اپنے تعلقات کو اسی طرح تنزیل، جھکاؤ اور اطاعت و وفاداری کے نذرانے پیش کرنے کی حالت پر برقرار رکھنے پر بضد ہیں، اور اس بات سے بالکل بے پروا ہیں کہ ان کے ساتھ کسی بھی لمحے کیا ہو سکتا ہے جب امریکہ ان سے چھٹکارا پانے کا فیصلہ کر لے۔ چنانچہ وہ فخر سے کہتے ہیں: "مصر اپنے سفر پر گامزن رہا، باوجود ان کٹھن حالات، بھاری دباؤ اور بے مثال چیلنجوں کے جو اسے ایک ایسے خطے میں گھیرے ہوئے ہیں جو جنگوں اور پے درپے بحرانوں سے لرز رہا ہے جنہوں نے اس کے کئی ممالک کو تباہ کر دیا ہے، اور بڑے معاشی نقصانات کے باوجود مصر مستقبل کی تعمیر اور اپنے وسائل کے تحفظ کے ہدف سے پیچھے نہیں ہٹا۔"

اور وہ اپنی کم عقلی اور ناقص تدبیر کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ نرم اور قلعی کی سات تہوں میں لپٹی ہوئی دھمکیوں کی زبان یہودی وجود جیسے ایک وحشی مجرم وجود یا امریکہ جیسی ایک متکبر، استعماری اور جابر ریاست کے خلاف کوئی فائدہ دے سکتی ہے! چنانچہ وہ کہتے ہیں: "اپنے عوام کے شعور اور اپنے سپاہیوں کی طاقت کے باعث کوئی بھی مصر کو یا اس کے وسائل کو نقصان نہیں پہنچا سکتا،" اور یہ کہ "وہ ہمیشہ ایک ناقابل تسخیر قلعہ اور امن و استحکام کا ستون رہے گا۔" اور اس سب کے درمیان، سیسی کے لیے جو چیز اہم ہے وہ اپنے ارد گرد سکیورٹی اداروں اور فوجی قیادت کے گھیراؤ کو یقینی بنانا ہے، چنانچہ وہ ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پس سیسی متکبر ٹرمپ کی قیادت میں مصر اور خطے کو گھیرنے والے بڑے خطرات کو بھانپ رہے ہیں اور یہودی وجود کی سرکشی اور مشرق وسطیٰ کے نقشے کو بدلنے اور مصر و ترکی کا قد چھوٹا کرنے کی مسلسل باتوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں، لیکن وہ خود کو اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو صرف اس بات سے تسلی دینے پر اکتفا کرتے ہیں کہ مصر حملے کی صورت میں اس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہے، گویا تیاری تمناؤں سے ہوتی ہے، عمل سے نہیں!

بے شک عقل مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے، اور حقیقت یہ واضح کرتی ہے کہ مصر پر یہودی جارحیت اب محض وقت کی بات ہے، اور تجربے نے یہ ثابت کیا ہے کہ جس امریکہ سے سیسی وفاداری نبھاتے ہیں، وہ ان پر یا ان کے ساتھیوں پر ذرا بھی افسوس نہیں کرے گا اگر اسے اپنا مفاد یہودی وجود کے ان منصوبوں میں نظر آیا جسے مغرب نے مشرق وسطیٰ میں اپنا ایک فرنٹ بیس بنانے کے لیے تیار کیا ہے۔ اور اگر سیسی اور ان کا نظام عقل رکھتے تو وہ یہودی وجود کے وار کرنے سے پہلے ہی ان پر حملہ کر دیتے۔ لیکن ان کے پاس عقل اور سمجھ بوجھ کہاں سے آئے جبکہ عداوت اور گماشتگی نے ان کے دلوں اور عقول کو اندھا کر دیا ہے، پس وہ پیچھے رہ جانے والوں کی طرح ہو گئے: ﴿رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾ "وہ پیچھے رہ جانے والیوں (عورتوں) کے ساتھ رہنے پر راضی ہو گئے اور ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی، پس وہ کچھ نہیں سمجھتے۔" [سورۃ التوبہ: آیت 87]

اور یہی وہ چیز ہے جو مصری فوج کے مخلص افسران اور قیادت پر لازم کرتی ہے کہ وہ وقت گزرنے سے پہلے اقدام کی زمام ہاتھ میں لیں تاکہ ملک کو اسلام، عزت اور آزادی کی طرف لے جائیں: ﴿كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَُوا وَلَا تَجِئْ مَنَاصٍ﴾ "ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر دیا، تو وہ (عذاب کے وقت) پکاراٹھے حالانکہ وہ بچنے (یا بھاگنے) کا وقت نہیں تھا۔" [سورۃ ص: آیت 3]

ولایہ مصر میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے رکن